Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
February 20, 2025

# The Social Aspect of the Apostasy of Musaylimah, the Liar

## (A Review of the Orientalists' Perspective)

## مسیلمہ کذاب کے ارتداد کا سماجی پہلو
## (مستشرقین کے نکتہء نظر کا جائزہ)

**Dr. Muhammad Abid Nadeem**
Department of Arabic and Islamic Studies
G.C.U. Lahore
Cell No. 03334876276
dr.mabidnadeem@gcu.edu.pk

**Abstract**

There is abundant evidence of the dissuasiveness of self-indulgence in one's personal, social, territorial or cultural traditions throughout human history. These temptations have the potential to lead the man astray. During the Pre-Islamic era, it was nearly impossible for a single person to live an independent life amid the diverse clans and families that made up the Arabic Civilization. The Arabian tribes had their hierarchy in the form of Lords, Chiefs and Commoners. The leaders had to strive for honor and dignity of their tribes. Early conflict in the Makkan society was largely based on tribal rivalries, for example, the rivalry between Banū Umayyah and Banū Ḥāshim and other tribes. But the charismatic personality of the Holy Prophet (PBUH) put an end to these rivalries and made a stand for justice and virtue alone. Following his demise, the tribal hostilities erupted again which may be considered as one of the causes of apostasy among the various tribes of Arabian Peninsula. This was also the case with Musaylimah, the Liar, with the assertion that he proclaimed prophethood to preserve the cultural and ethnic customs of his tribe. Other tribes joined him for the same reason as they were not ready to surrender before the supremacy of Quraysh. Sufficient evidence can be traced from the books of history on the issue. Some orientalists have also highlighted this aspect of his apostasy. This research


OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
February 20, 2025

paper is meant to explore the social reasons behind the apostasy claimed by Musaylimah. This paper will also analyze the view of orientalists in this regard.

**Keywords:** Apostasy, Musaylimah, Culture, Society, Tradition, Orientalists

آنحضرت ﷺ کے وصال مبارک کے بعد عرب کے کئی قبائل ارتداد کے مرتکب ہوئے۔ کچھ نے زکوٰۃ سے انکار کیا اور کچھ جھوٹے مدعیان نبوت کے پیرو کار ہو گئے۔ حجاز مقدس سے باہر بحرین اور عمان کو چھوڑ کر بڑا علاقہ اس کی لپیٹ میں آ گیا۔ ان مدعیان نبوت میں سے چار کے نام معروف ہیں: اسود عنسی جس کانام عبہلہ بن کعب بن عوف تھا(یمن کی طرف)، بنو تمیم سے سجاح بنت حارث(، مدینہ سے عراق کی طرف )اور بنو اسد سے طلیحہ بن خویلد (نجد اور تہامہ میں)اور بنی حنیفہ سے مسیلمہ بن حبیب کذاب (یمامہ کے علاقے میں)ظاہر ہوئے۔ ان میں سب سے زیادہ جس شخص نے مزاحمت کی وہ مسیلمہ کذاب ہے جس کے پاس چالیس ہزار کی فوج تھی۔ اس نے جنگ یمامہ میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں شکست سے دو چار ہونے سے پہلے مسلمانوں کی دوافواج کو شکست دی تھی ۔ بعض مستشرقین کے مطابق یہ مسلمانوں کو پیش آنے والے بڑے خطرات میں سے ایک تھا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اس کی شکست نوشتہء دیوار تھی اتنی سخت مزاحمت کیسے ممکن ہوئی؟ مستشرقین میں سے V. V. Barthold [1] نے اس معاملے

1. Vasily Vladimirovich Barthold (Russian: Васи́лий Влади́мирович Барто́льд; 1869 – 1930), was a Russian orientalist who specialized in the history of Islam and the Turkic peoples (Turkology). His book *Mussulman Culture* (Kolkata: University of Calcutta) was translated from Russian by Hasan Shaheed Suhrawardy in 1934.

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: February 20, 2025

پر بالخصوص بحث کی ہے[2]۔ مستشرقین نے اپنی تحقیقات کی بنیاد یمامہ کی جغرافیائی صورتحال، مسیلمہ سے قبل یمامہ کے احوال، فوجی مہمات، مسیلمہ کے عہد میں بنو حنیفہ کے دیگر غیر مسلم اقوام سے تعلقات،مسیلمہ کی (نام نہاد)وحی، مذہبی تعلیمات اور مسیلمہ کا پہلی مرتبہ نبوت کا دعویٰ کرنا جیسے امور کو بنایا ہے۔

چھٹی اور ساتویں صدی عیسوی کے عرب کی قبل از اسلام اور بعد از اسلام کی تقسیم کو اگرچہ مستشرقین قبول کرتے ہیں تاہم بعض اس تقسیم کے عرب معاشرے کی سماجیات، اقتصادیات اور سیاسیات پر کلی اطلاق کو غلطی پر مبنی تصور کرتے ہیں۔ جبکہ مشہورمستشرق واٹ اس کے بر عکس اس اطلاق کو قبول کرتے ہیں[3]۔ تاہم یہ مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ دونوں معاشروں میں سماجی بنیادوں میں کوئی بنیادی تبدیلی واقع نہیں ہوئی تھی۔ مستشرقین میثاق مدینہ کی بنیاد پر نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ معاہدات کی نوعیت قبل از اسلام، بعد از اسلام اور زمانہء ارتداد میں ایک جیسی ہی رہی ہے۔ اسی طرح ان کا یہ بھی ماننا ہے کہ قبل از اسلام عرب معاشرہ معروف معنوں میں کلیتاجہالت پر مبنی معاشرہ نہیں تھا کہ وہ کسی مذہب یا بیرونی اقوام سے آگاہ نہ تھے ۔ بلکہ اس معاشرہ میں بیرونی دنیا سے تعلقات کی بنا پر اس دور کے شام و عراق کی طرح کے ترقی یافتہ شہر موجود تھے ، جن میں عیسائی اور یہودی اپنے مذہبی ادب کے ساتھ موجود تھے نیز عرب حبشہ کی زبردست قوت اور ایران کی جدید جنگی حکمت عملی جیسے معاملات سے بخوبی آگاہ تھے ۔ چنانچہ ان کے

2. V. V. Barthold, "Musaylima", Bulletin de l'Acaddmie des Sciences de Russie, XIX (1925), Moscow,

Gubkina, p. 493

3. W. Montgomery Watt, Muhammad at Medina, Oxford University Press, 1962, pp. 78-150

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: February 20, 2025

بقول پرانی شہری آبادیوں کا زوال، جدید آبادیوں کاوجود اور مکہ کی عظمت کا قیام اسی طرح کے بین الاقوامی روابط ہی کا نتیجہ تھا۔ اہل مکہ کے بیرونی ممالک سے تعلقات ان کی بین الاقوامی تجارت کی بنیاد تھی ۔چنانچہ ان بیرونی اثرات کی بنیاد پر مکہ قبائلی بنیادوں پرشہری ریاست کے طور پر ایک ترقی یافتہ شہر بننے میں کامیاب ہو پایا[4]۔

مستشرقین نےاس عہد کے عرب کےکسی شہر کی طاقت کےبنیادی عناصر کا جائزہ لیا ہے جن میں سے ایک حرم کا پایا جانا(جہاں خون بہانا منع ہوتا، خون بہا اور دیگر قبائلی جھگڑوں کا فیصلہ کیا جاتا، کاروان تجارت امن و آشتی سے اپنے علاقوں کی طرف گامزن رہتے)،جس کی بے حرمتی،مافوق الفطرت طاقت اور دیگر قبائل کی ناراضی کا باعث بن سکتی تھی۔ ساتویں صدی عیسوی میں جزیرہ عرب میں ایسے کئی حرم موجود تھے۔ مثلا مکہ، طائف اور یمامہ۔ نبی ﷺ نے ہجرت کے بعد مکہ اور مدینہ کے حرم ہونے کا اعلان فرمایا۔ طائف اور یمامہ کو بھی یہ درجہ اسلام کے ان علاقوں میں ظفریاب ہونے تک حاصل رہا۔ قبل از اسلام کے نوادرات میں ان علاقوں میں موجود مقدس مقامات کا پتہ چلتا ہے۔ بنو ہود کا علاقہ اس تقدس کا حامل رہا ہے ،آج کل اسے حوطہ کا نام دیا جاتا ہے۔واضح رہے کہ مسیلمہ نے بھی یمامہ میں حرم

4. Sidney Smith, "Events in Arabia in the 6th Century A.D.", Cambridge University Press, 2009, p. 466-467

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: February 20, 2025

قائم کیا تھا[5]۔عربوں میں حرم کی روایت 633ء تک مختلف علاقوں میں موجود رہی ہے۔ محمد ﷺ نے بھی شہر مدینہ کو حرم کا درجہ دیا اسی پر تبصرہ کرتے ہوئے [6] R. B. Serjeant رقمطراز ہے:

The progress revealed by this remarkable series of agreements preserved by Ibn Hisham, is from a confederation presided over by a member of a holy house [such as Kuraysh] to regulate procedure-and this is what I understand when the agreements stipulate that any point upon which the Medinan tribes disagree to is to be referred to Muhammad who knows what the law is-to the founding of a haram within which God, for practical purposes Muhammad, is virtually absolute, surrounded by tribes self-governing but linked to the haram. [7]

اگر ہم ساتویں صدی عیسوی کے عرب کا جائزہ لیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس وقت عرب دنیا کے گرد تین بڑی طاقتیں تھیں:

1۔ بازنطینی حکومت

2۔ ساسانی ایرانی حکومت

5.R.B. Serjeant, "Haram and Hawtah, the Sacred Enclave in Arabia", in "The Arabs and Arabia on the Eve of Islam" (ed. F.E. Peters) (UK, Routledge Publication, 1999), pp. 167-184, Tabri, Muhammad Bin Jarir, Tarikh Tabri, Syed Muhammad Ibrahim(Tr.), Nafees Academy Urdu Bazar Karachi, vol. 2, part-2, p. 83

6. Robert Bertram Serjeant(1915 –1993) was a British scholar, traveller, and the leading Arabist of his generation.

7. R. B. Serjeant, "Haram and Hawtah, the Sacred Enclave in Arabia", "The Arabs and Arabia on the Eve of Islam" (ed. F.E. Peters) (UK, Routledge Publication, 1999), pp. 167-184


CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: February 20, 2025

3۔ حبشہ کی حکومت

یہ تینوں طاقتیں عرب کو ایک مستحکم اور متحد عرب ریاست کے طور پر نہیں دیکھ سکتے تھے۔ شام کی سرحد پر غسانی قبائل بازنطینی حکومت کے باجگزار تھے، حیرہ کی لخمی حکومت ایرانیوں کے زیر سایہ جبکہ جنوبی عرب یعنی یمنی علاقہ حبشہ کی حکومت کے قابو میں تھا۔ پھر سد مآرب کے ٹوٹنے اور بعد میں ایرانیوں کے ہاتھوں یمن میں حبشہ کی باجگزار حکومت کی تباہی ( قریبا570 ءکے بعد)، جسٹینیئن دوم کی بازنطینی تخت سے علیحدگی کے بعد (578ء میں)اور ایرانی حکومت بھی تخت نشینی کی لڑائیوں کی وجہ سے(628ءمیں ) کمزور پڑ چکی تھی۔ اب ان میں عربوں کو کنٹرول کرنے کی طاقت نہیں رہی تھی۔

## مسیلمہ سے پہلے یمامہ کی صورتحال:-

موجودہ ریاض کے قریب کا علاقہ یمامہ اس عہد میں ایک حضری علاقہ تھا جہاں گندم بکثرت پیدا ہوتی تھی۔ یہاں قدرے خوشحالی پائی جاتی تھی جس کی بنا پر لوگ روزگار کی تلاش میں اس علاقے کا رخ کرتے تھے۔ مکہ کی طرح یہ علاقہ بھی مختلف قبائل کے لوگوں کی جائے سکونت تھی۔ مسیلمہ کذاب کا قبیلہ بنو حنیفہ، مسیلمہ سے پہلے قریش کی طرح حضری اور مختلف الشعوب لوگوں پر مشتمل آبادی کا تجربہ کر چکا تھا۔ بنو حنیفہ جو بعد میں اپنے جد امجد کے نام سے ربیعہ کے نام سے مشہور ہوئے، خود بنو بکر بن وائل کی ذیلی شاخ تھے،جو جنوبی عرب سے ہجرت کر کے وسطی عرب کی کندہ ریاست کا حصہ بنے تھے جس سے یہ سماج کثیر القبائل بن گیا۔ بنو بکر یمامہ میں بنو حنیفہ کی حکومت میں بنو بکر کے باقی قبائل کے ساتھ رہتے تھے جن کا دارالحکومت حجر موجودہ ریاض کے قریب تھا۔ الحجر ایک گندم پیدا کرنے والا زرعی علاقہ تھا جو صحرا سے


CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
February 20, 2025

متصل تھا۔ یمامہ میں حضری زندگی پائی جاتی تھی۔اچھی پیداوار کی صورت میں مکہ کو گندم مہیا کی جاتی جبکہ بعض اوقات یہ مقامی ضروریات کے لیے بھی ناکافی ہوتی۔ ثمامہ بن اثال کا تعلق بھی اسی قبیلے سے تھا جسے مسلمان حملہ آوروں نے قیدی بنا لیا اور وہ محمد ﷺ کے رحمدلانہ برتاؤ کی وجہ سے مسلمان ہو گئے[8]۔ اس واقعہ میں ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد انہوں نے مکہ کو گندم کی فراہمی بند کر دی تھی اور جب محمد ﷺ کو اہل مکہ کی فاقہ کشی کا پتہ چلا تو انہوں نے ثمامہ کو گندم کی فراہمی کا حکم جاری فرمایا۔ ثمامہ اپنی وفات (12ھ/633ء) تک اسلام کے وفادار رہے اور مسیلمہ کے خلاف اور بحرین کی مہم میں وہ مسلمانوں کے ساتھ رہے اور وہیں ان کی وفات ہوئی۔ منٹگمری واٹ کا خیال ہے کہ ثمامہ اور مسیلمہ کے درمیان چپقلش در اصل شہری اور صحرائی علاقوں پر حکمرانی کی جنگ تھی[9] جبکہ مسلم ذرائع کے مطابق ثمامہ بنو حنیفہ کے چھوٹے طبقہ کے سردار تھے وہ انہیں مسیلمہ کے کذب سے خبردار کرتے رہےاور انہوں نے محض اسلام کی خاطر اپنے قبیلے سے علیحدگی اختیار کی[10]۔ مسیلمہ کا سجاح بنت حارث کو اپنی حمایت کرنے پر یمامہ کی آدھی پیداوار کی پیشکش اس بات کا ثبوت ہے کہ بنو تمیم کے بڑے طبقے کا سردار مسیلمہ تھا۔مسیلمہ کی طرف یہ بھی منسوب ہے کہ جب اس نے محمد ﷺ کی طرح معجزات دکھانا چاہے تو معجزات کے برعکس واقعات رونماہوئے۔

مکہ سے اگرچہ کمتر لیکن یمامہ ایک تجارتی مرکز تھا ، اس سے تین راستے نکلتے تھے، ایک مکہ اور مدینہ کو جاتا، دوسرا ایران جبکہ تیسرا عمان اور یمن کی طرف جاتا تھا۔ اپنی اسی جغرافیائی حیثیت کی بنا پر یمامہ کے تعلقات بیرون عرب

---

[8] ۔ ثمامہ بن اثال کا تفصیلی واقعہ بخاری میں حدیث نمبر 4372 پر موجود ہے

[9] 9. Watt, Muhammad at Madina, p. 133

[10] ۔ الثعالبي؛ أبو منصور، عبد الملك بن محمد بن إسماعيل، ثمار القلوب في المضاف والمنسوب (بيروت، دار المعارف : 1985)، 1/ 149


OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: February 20, 2025

ریاستوں کے ساتھ موجود تھے اور وہ اس سے متاثر تھے۔ اسی اثر کی بنا پر یہاں عیسائیت بطور مذہب موجود تھی ۔مسیلمہ سے پہلے کا حکمران ہوذہ بن علی عیسائی تھا ۔ اسلام سے قبل یہاں پر عیسائی پادری اور عیسائی عبادت گاہیں موجود تھیں۔ ہوذہ اور الاعشیٰ (معلقہ کا شاعر) دونوں عیسائی تھے۔ الاعشیٰ کے مطابق ہوذہ نے کچھ قیدی پکڑے تھے اور وہ ایسٹر کے تہوار کے موقعہ پر انہیں آزاد کر کے خدا کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتا تھا۔واٹ کے مطابق بنو حنیفہ میں عیسائیت مروج تھی۔ مسیلمہ سے پہلے بھی بنو حنیفہ کے ارد گرد ریاستوں کے ساتھ قریبی تعلقات تھے۔ ہوذہ ایرانیوں کا اتحادی تھا اور یمن کی طرف جانے والے ایرانی تجارتی قافلوں کی حفاظت کا ذمہ دار تھا۔ محمد ﷺ نے صلح حدیبیہ کے بعد یمامہ کے حکمران ہوذہ کو خط لکھا۔ اگرچہ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا لیکن قاصد کو تحائف کے ساتھ رخصت کیا[11]۔ مسیلمہ کے حوالے سے مستشرقین کے ہاں تین طرح کی آراء پائی جاتی ہیں:-

**پہلی رائے:** مار گولیتھ کے خیال میں محمد ﷺ کی وحی اصل میں مسیلمہ کی وحی کی نقل تھی۔ جیسا کہ قریش مکہ کا کہنا تھا کہ محمد ﷺ جس رحمان کا ذکر کرتے ہیں وہ یمامہ کا رہنے والا ہے[12]۔

**دوسری رائے:** مسیلمہ محمد ﷺ کے اطوار کو اپنا کر اپنے کذب کو چھپانا چاہتا تھا اور یہی مسلمانوں کا نقطہ نظر ہے۔ اس ضمن میں ابن اسحاق کا اقتباس ملاحظہ ہو:

[11] مبارک پوری، صفی الرحمان، الرحیق المختوم، لاہور، المکتبہ السلفیہ، 1421ھ/2000ء، ص 488

12. Margoliouth, D. S., The Early Development of Mohammedanism, (London: Williams & Norgate, 1914), pp.

485-492

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: February 20, 2025

“A Shaykh of B. Hanifa from the people of al-Yamama told me that the incident happened otherwise [immediately above this account is a story that Musaylima hiding in "garments", came within earshot of the Prophet, who sensed his presence]. He alleged [note the use of this term] that the deputation came to the apostle having left Musaylimah behind with the camels and the baggage. When they had accepted Islam they remembered where he was, and told the apostle that they had left a companion of theirs to guard their stuff. The apostle ordered that he should be given the same as the rest, saying, "His position is no worse than yours", i.e. in minding the property of his companions. That is what the apostle meant They had left the apostle and brought him what he had given him. When they reached al-Yamima the enemy of God apostasized, gave himself out as a prophet and played the liar. He said, "I am a partner with him in the affair," and then he said to the deputation that had been with him, "Did he not say unto you when you mentioned me to him 'His position is no worse than yours'? What can that mean but that he knows that I am a partner with him in the affair. Then he began to utter rhymes in saj' and speak in imitation of the style of the Quran: "God has been gracious to the pregnant woman; he has brought forth from her a living being that can move from her very midst." He permitted them to wine and fornicate, and let them dispense with prayer, yet he was acknowledging the apostle as a prophet, and Hanifa agreed with him on that. (But God knows what the truth was)” [13]

13. A. Guillaume(tr.), The Life of Muhammad: A Translation of Isḥāq's Sīrat Rasūl Allāh, (London: Oxford University Press, 1953), PP. 636-637


OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: February 20, 2025

کئی مستشرقین اس اقتباس پر بھی اعتراض کرتے ہیں۔ان کا خیال ہے کہ سامان میں چھپ جانا مستقبل کے قبائلی لیڈر کے لیے عربوں کے ہاں ممکن نہیں۔[14] نیز سیرہ ابن اسحاق کے مقدمہ میں الفرڈ گیوم نے ابن اسحاق کو اس ضمن میں ناقابل اعتبار قرار دیا ہے۔[15]

**تیسری رائے:** واٹ کے خیال میں یہ ابو بکر کی قیمت پر محمد ﷺ کی اہمیت اجاگر کرنے کی کوشش تھی[16]۔کیتانی بنو حنیفہ کے وفد کی بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضری پر نقد کرتے ہوئے کہتا ہے کہ وفد کے ساتھ سیاسی گفتگو ہونی چاہیے تھی نہ کہ اس طرح کی۔[17] یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مسیلمہ نے محمد ﷺ کے اطوار اور وحی کے بارے میں ابن عنفویٰ نامی ایک شخص سے جانا جو اس وفد کا حصہ تھا جو محمد ﷺ سے ملنے گیا یا پھر محمد ﷺ کی طرف سے بنو حنیفہ کی طرف بھیجا جانے والا بنو حنیفہ ہی کا ایک شخص تھا جو بعد میں مسیلمہ کا قریبی ساتھی بنا۔[18]

واٹ کے خیال میں مسیلمہ محمد ﷺ سے پہلے ہی ایک مذہبی شخصیت کے طور پر جانا جاتا تھا اسی لیے وہ بنو حنیفہ کی اتنی بڑی تعداد کو مرتد کرنے میں کامیاب رہا۔[19]

**مسیلمہ کا اپنی حیثیت منوانا:-**

14. L. Caetani, Annali dell' Iskldm (Milan, 1907), Vol. II (I), p. 452
15. Margoliouth, D. S(Tr.), The Life of Muhammad, A Translation of Ishaq's Sirat Rasul Allah, (Oxford University Press, 1953), p. 636
16. Watt, Muhammad at Medina, pp. 79-80
17. Caetani, p. 643
18. Watt, Muhammad at Medina, p. I34; Tab., p. 1932, ad-Diyarbakri, Tarikh al-Khamis (Cairo, 1302[A. H.] p. I775
19. Watt, Muhammad at Medina, p. 136


CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
February 20, 2025

مسیلمہ اپنی حیثیت اس وجہ سے منوا سکا کہ وہ اپنی وحی (نام نہاد) میں کاہنوں کی طرح سجع کی طرز کے جملے استعمال کرتا تھا۔ رچرڈ بیل کا کہنا ہے کہ ابتدا میں محمد ﷺ کی وحی کا بھی یہی انداز تھا۔[20] جاحظ کا کہنا ہے کہ دعویٰ نبوت سے پہلے مسیلمہ کئی قبائل میں گھومتا رہا اور اس نے وہاں سے جادو، علم النجوم وغیرہ سیکھا۔[21]

مسیلمہ کی تعلیمات میں بعث بعد الموت کا نظریہ، تین نمازیں اور یمامہ کے حرم کی حرمت شامل تھی۔ واٹ کا خیال ہے کہ یہ عیسائی تعلیمات کے زیر اثر تھا۔[22] مسیلمہ نے اپنے پیش رو ہوذہ کے برعکس اپنی مذہبی اور سیاسی حکمت عملی کو ایرانی اثر و رسوخ سے پاک رکھا۔[23] بنو حنیفہ کے قرب میں واقع بنو تمیم بھی عیسائی تھے اور سجاح بنت حارث جس نے مسیلمہ سے شادی کر لی تھی وہ بھی عیسائی تھی۔[24] جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ ایک آزاد ریاست قائم کرنا چاہتا تھا۔ مسلمانوں کے خلاف بنو حنیفہ کی زبردست مزاحمت بھی اس کی اسی خواہش کی تکمیل کا اظہار ہے۔ مسیلمہ کی ریاست کے خدوخال کو سمجھنے کے لیے ہمیں کچھ پہلوؤں کو جاننا ہو گا:-

1۔ طبری کے بیان کے مطابق فصل پکنے کے دنوں میں بنو اسد بنو حنیفہ کے علاقوں پر حملہ کرتے اور پھر مسیلمہ کے قائم کردہ حرم میں پناہ لے لیتے اور محفوظ ہو جاتے۔ جب یہ بار بار ہوا اور بنو حنیفہ نے حدود حرم میں ان کا پیچھا کرنا چاہا تو مسیلمہ نے یہ کہ کر روک دیا کہ مجھ پر آنے والی وحی کا انتظار کرو۔ اور پھر کہا کہ بنو اسد نے حرم کی حرمت کو زائل نہیں کیا۔ بنو حنیفہ نے احتجاجا کہا کہ کیا حرم کا مطلب حرام کو

20.W. Montgomery Watt, Richard Bell, Introduction to the Qur'an (Edinburgh University Press, 1963), p. 76.

21. الدیار بکری، حسین بن محمد الحسن، تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس، ص 176 (خطی نسخہ نیٹ پر موجود ہے، ملاحظہ ہو تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس. الدیار بکری. (ق1287 : Free Download, Borrow, and Streaming : Internet Archive

[22] Watt, Muhammad at Medina, p. 3 5

[23] Watt, Muhammad at Medina, p. 136

[24] طبری، محمد بن جریر، سید محمد ابراہیم (مترجم)، تاریخ الامم والملوک (اردو) (کراچی، نفیس اکیڈمی، 2004)، ج2، حصہ 2، ص 73-

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: February 20, 2025

حلال کرنا اور ہماری جائیدادوں کا نقصان ہے۔ اس کے بعد پھر بنو اسد کی کاروائی پر مسیلمہ نے اپنے پیروکاروں کو کوئی بھی کارروائی کرنے سے منع کر دیا۔[25]

یہ بات واضح نہیں ہے کہ مسیلمہ اپنے پیروکاروں کے لٹنے کے باوجود کیوں بنو اسد کے خلاف کارروائی سے روک دیتا تھا ممکن ہے یمامہ کو خود مختار ریاست بنانے کے لیے اس کا بدوی قبیلے بنو اسد کے ساتھ کوئی خفیہ معاہدہ ہو جو ریکارڈ پر نہیں آ سکا یا وہ مسلانوں کے مقابل کسی دوسرے سے الجھ کر اپنی طاقت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جو بھی تھا اپنے ہی قائم کردہ حرم کی بے حرمتی پر خاموشی اس کی نبوت کے دعویٰ کے خلاف ہے۔

2۔ مسیلمہ نے اپنے قبیلے سے کہا کہ ہمیں اپنی ہمسائیگی میں موجود اپنے پرانے حریف بنو تمیم سے اچھے تعلقات قائم کرنے چاہئیں، انہیں دشمنوں سے بچانا چاہیے۔[26] شاید مسیلمہ ان کے ساتھ کسی اتحاد کا خواہاں تھا۔ سجاح کے ساتھ شادی کا معاملہ بھی اسی کی ایک کڑی تھا۔

3۔ مسیلمہ کا سجاح سے اتحاد اور آدھی پیداوار کی پیش کش سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ یا تو اس کی موجودگی سے خائف تھا یا وہ دونوں اپنے تمام وسائل کو یکجا کرنا چاہتے تھے یا اس عمل سے اس نے سجاح کو اپنے لوگوں کی نظر سے گرا دیا تھا۔[27]

[25] Tab., pp. 1932-1933
[26] Watt, Medina, p. I39, Tab., p. 1933
[27] The various accounts are summarized in Shorter Encyclopaedia of Islam, pp. 485-486

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: February 20, 2025

مسیلمہ کی نبوت کا عالمگیریت سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا جبکہ محمد ﷺ کی رسالت کا دائرہ اپنے قبیلے سے کہیں وسیع تمام انسانیت کے لیے تھا۔ مسیلمہ کا محمد ﷺ کی طرف لکھا جانے والا خط ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنی قبائلی عصبیت سے باہر نہیں دیکھتا تھا۔[28] اسی طرح درج ذیل واقعہ بھی قبائلی عصبیت کی شہادت کے لیے کافی ہے:-

"عمیر بن طلحہ نے اپنے باپ کا واقعہ بیان کیا ہے کہ وہ یمامہ آیا اس نے پوچھا مسیلمہ کہاں ہے، لوگوں نے کہا زبان بند کرو، رسول اللہ کہو، اس نے کہا جب تک میں اس سے ملاقات نہ کرلوں میں اسے رسول اللہ نہیں کہوں گا اب وہ اس کے پاس آیا اور پوچھا تم مسیلمہ ہو، اس نے کہا: ہاں میرے باپ نے پوچھا: تمہارے پاس کون آتا ہے اس نے کہا رحمان میرے باپ نے پوچھا: کیا وہ روشنی میں آتا ہے یا ظلمت میں؟ اس نے کہا ظلمت میں، میرے باپ کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ تم جھوٹے ہو اور محمد سچے ہیں مگر میں ربیعہ کے کذاب کو مضر کے صادق پر ترجیح دیتا ہوں۔۔۔"[29]

مسیلمہ کذاب نے نبی ﷺ کو خط لکھا: "من جانب مسیلمہ رسول اللہ بنام محمد رسول اللہ سلام علیکم امابعد! میں آپ کے ساتھ حکومت کا برابر کا شریک بنادیا گیا ہوں، نصف حکومت ہماری اور نصف تمہاری، لیکن قریش ایسی قوم ہے جو زیادتی کرتی ہے۔" دو قاصد یہ خط لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا جواب لکھوایا: "من جانب محمد رسول اللہ

---

[28] Ibn Ishak, p. 699; cf. Tab., pp. 1748-I749

[29] طبری، محمد بن جریر، سید محمد ابراہیم (مترجم)، تاریخ الامم والملوک (اردو) (کراچی، نفیس اکیڈمی، 2004)، جلد2، حصہ2، ص 86

OPEN ACCESS



CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: February 20, 2025

ﷺ بنام مسیلمہ کذاب، ہدایت کے تابعداروں پر سلام ہو، امابعد زمین کا مالک اللہ ہے، اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس کا وارث بنا دیتا ہے، اور نیک انجام پرہیز گاروں کا ہے۔"[30]

Hugh Kennedy کا بھی یہی کہنا ہے کہ وہ صرف اپنے علاقے کا نبی ہونے کا دعویدار تھا اور اس کے قبیلے والوں کی جنگ صرف اپنے علاقے اور اپنے نبی (نام نہاد) کے تحفظ کی جنگ تھی۔ اس کا نبوت کی حقیقت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

"…Musaylima, who proclaimed himself a prophet for the Yamama and Hanifa as Muhammad had for the Hijaz and its people. Unlike Muhammad, however, Musaylima does not seem to have aspired to more than local power and was able to suggest that the peninsula be divided into two different spheres of influence. In the face of Khalid's advance, the Hanifa were, in the main, united and determined to fight, both for their prophet and for their local independence."[31]

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ:

1۔ مسیلمہ ایک خود مختار حکمران بننا چاہتا تھا جو کسی بھی بیرونی مداخلت سے پاک ہو، اس سے قبل ہوذہ بھی محمد ﷺ کے دعوتی خط کے جواب میں محمد ﷺ کے ساتھ حکمرانی کا مطالبہ کر چکا تھا تو گویا یہ خط ہوذہ ہی کے الفاظ کی تجدید تھی۔[32]

[30] ابن کثیر، ابوالفداء، اسماعیل، محمد اصغر مغل (مترجم) تاریخ ابن کثیر، (کراچی، دار الاشاعت، 2008)

[31] Hugh Kennedy, The Prophet and the Age of the Caliphates: The Islamic Near East from the 6th to the 11th Century, (UK, Routledge Publishers, 2022) pp. 47-48

[32] ابن خلدون، محمد بن عبدالرحمٰن، حکیم احمد حسین (مترجم) تاریخ ابن خلدون، جلد 1، ص 433، (لاہور، الفیصل ناشران، 2004)


OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: February 20, 2025

2۔کسی دوسرے قبیلے کے سردار کی اطاعت کا مطلب اس کو خراج کی ادائیگی تھا جو بنو حنیفہ جیسے قبیلے کے لیے ایک مشکل امر تھا جو حجاز سے باہر آباد تھا اور جس نے زمانہ جاہلیت میں بھی حجازی حرم یا حق حکمرانی کا حصہ بننے سے انکار کر دیا ہو۔(خراج سے مراد وہ طے شدہ رقم / آمدن ہے جو مغلوب ہونے کی صورت میں جان بخشی اور زمینوں کی ملکیت قائم رکھنے کے عوض دی جاتی تھی)۔

3۔مسیلمہ کے معجزات (جعلی) کے اظہار سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ صرف اس کے اپنے قبیلے تک محدود تھے۔

4۔اسلامی نکتہ نظر کے برعکس مسیلمہ کا مقصد محض مسلمانوں کے مقابل قبائلی یا علاقائی جتھہ بندی تھا، جس میں اس کو کسی حد تک کامیابی بھی ملی کہ اس کے لشکریوں کی تعداد 40000 کے لگ بھگ تھی، تاہم اس نے اپنے اقتدار کو اپنے قبیلے یا اپنے علاقے سے باہر تک پھیلانے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی۔ اس کے ہاں تصور نبوت ایک قبیلے کے سردار سے بڑھ کر کچھ نہیں تھا اگرچہ مذہبی پہلو پر بہت زور دیا گیا تھا۔

5۔عقرباء کی جنگ میں مسیلمہ کا جنگی نعرہ[33] بھی اپنے علاقے اور اہل وعیال کے تحفظ تک محدود تھا نہ کہ مال غنیمت یا اخروی اجر اور نہ ہی کسی اعلیٰ فوجی قدر کا تحفظ ان میں شامل تھا۔

**حاصل کلام:**

درج بالا بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیلمہ کذاب کے نبوت کے دعویٰ میں کوئی سچائی نہیں تھی۔ وہ اپنے قبیلے کو اسلامی وحدت سے جدا اور خود مختار رکھنا چاہتا تھا۔ مسیلمہ کے معجزات (نام نہاد) جھوٹ پر مبنی تھے۔ وہ قبائلی تفاخر کی بنیاد پر ایک بڑی فوج جمع کرنے میں کامیاب ہو گیا، اس کے ساتھ موجود سمجھدار طبقہ اس کی حقیقت سے آگاہ تھا لیکن قبائلی عصبیت قبول حق کی راہ میں رکاوٹ تھی۔ سجاح کے ساتھ اس کا سلوک کسی پاکباز اور رضائے الٰہی کے طلبگار کے شایان شان نہ تھا۔ میدان جنگ سے بھاگنے کی کوشش کرنا ایک سچے نبی کی شان کے خلاف ہے اور جب اس کے ساتھیوں نے بھاگتے ہوئے اسے متوجہ کرنا چاہا تو اس نے صرف قبائلی تفاخر کی خاطر لڑنے کی نصیحت کی۔ یہ عمل ظاہر کرتا ہے کہ وہ بخوبی جانتا تھا کہ وہ جھوٹا ہے۔ لیکن چونکہ عرب میں ابھی تازہ تازہ ہی

33- جب وہ جنگ سے بھاگنے لگا تو اس کے ساتھیوں نے پوچھا کہ تمہارا فتح کا وعدہ کیا ہوا تو اس نے کہا فی الحال تم اپنے وقار کی خاطر لڑو۔

34. طبری، محمد بن جریر، سید محمد ابراہیم (مترجم)، تاریخ الامم والملوک (اردو) (کراچی، نفیس اکیڈمی، 2004)، ج2، ص 93


CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: February 20, 2025

نبوت کے زیر سایہ انقلاب برپا ہوا تھا تو اس نے اپنی طاقت میں اضافہ، اپنی حکومت کے استحکام اور اپنی برتری کی خاطر نبوت کا سہارا لینے کی کوشش کی۔ مزید برآں اپنے ہی قائم کردہ حرم کی بے حرمتی پر نہ صرف خاموشی اختیار کرنا بلکہ اپنے قبیلے کے اصرار کے باوجود قبیلے کو بھی اس بے حرمتی پر خاموش کروانا بر حق نبی کی شان کے خلاف ہے۔ جبکہ وہ حرم بھی اس کی اپنی ہی ملکیت کی حدود میں موجود تھا۔ یہی سبب تھا کہ مسلمانوں کے مقابل بڑی فوج ہونے کے باوجود وہ اور اس کا لشکر شکست خوردہ رہا۔

مستشرقین اگرچہ اس کی نبی کریم ﷺ کے ساتھ پہلی ملاقات کی تفصیلات پر متفق دکھائی نہیں دیتے لیکن اس نکتے پر وہ بھی متفق ہیں کہ مسیلمہ کا نبوت کا دعویٰ جھوٹ پر مبنی تھا جبکہ مارگولیتھ محمد ﷺ کی وحی کو مسیلمہ کی نقل قرار دیتا ہے۔ لیکن اس کی رائے صائب نہیں کیونکہ وہ اس کی دلیل دیتے ہوئے کہتا ہے کہ اہل مکہ ان کی وحی کو یمامہ کے رحمان[34] کی وحی سمجھتے تھے۔ یہ دلیل اس لیے ناقابل قبول ہے کہ اس وقت تو مسیلمہ نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ یہ دعویٰ تو ہجرت مدینہ کے بعد محمد ﷺ کی وفات سے تھوڑا عرصہ پہلے کیا تھا، حتیٰ کہ جب ہجرت کے نویں سال وہ وفد کے ساتھ آیا تو وہ اتنا غیر معروف تھا کہ وفد نے اسے اپنے ساتھ بارگاہ نبوی میں لے جانا بھی مناسب نہیں سمجھا۔ اگرچہ مستشرقین اس بات سے اتفاق نہیں کرتے تاہم ان کے پاس اس کے خلاف کوئی دلیل نہیں صرف فرضی باتیں ہیں۔

## کتابیات:

1. Russian orientalist who specialized in the history of Islam and the Turkic peoples (Turkology).His book Mussulman Culture (Kolkata: University of Calcutta) was translated from Russian by Hasan Shaheed Suhrawardy in 1934.
2. V. V. Barthold, "Musaylima", Bulletin de l'Acaddmie des Sciences de Russie, XIX (1925), Moscow, Gubkina, p. 493
3. W. Montgomery Watt, Muhammad at Medina, Oxford University Press, 1962, pp. 78-150
4. Sidney Smith, "Events in Arabia in the 6th Century A.D.", Cambridge University Press, 2009, p. 466-467

---

[34] رحمان سے اس کی مراد مسیلمہ کذاب ہے


CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: February 20, 2025

5. R.B. Serjeant, “Haram and Hawtah, the Sacred Enclave in Arabia", in “The Arabs and Arabia on the Eve of Islam” (ed. F.E. Peters) (UK, Routledge Publication, 1999), pp. 167-184, Tabri, Muhammad
6. Bin Jarir, Tarikh Tabri, Syed Muhammad Ibrahim(Tr.), Nafees Academy Urdu Bazar Karachi, vol. 2,
7. Robert Bertram Serjeant(1915 –1993) was a British scholar, traveller, and the leading Arabist of his generation.
8. R. B. Serjeant, "Haram and Hawtah, the Sacred Enclave in Arabia", “The Arabs and Arabia on the
9. Eve of Islam” (ed. F.E. Peters) (UK, Routledge Publication, 1999), pp. 167-184
10. ۔ثمامہ بن اثال کا تفصیلی واقعہ بخاری میں حدیث نمبر4372پر موجود ہے
11. Watt, Muhammad at Madina, p. 133
12. ۔الثعالبي؛ آبو منصور، عبد الملك بن محمد بن إسماعيل، ثمار القلوب في المضاف والمنسوب (بيروت، دار المعارف:1985)، 1/ 149
13. مبارک پوری، صفی الرحمان، الرحیق المختوم، لاہور، المکتبہ السلفیہ، 1421ھ/2000ء، ص488
14. Margoliouth, D. S., The Early Development of Mohammedanism, (London: Williams & Norgate, 1914), pp 485-492
    A. Guillaume(tr.), The Life of Muhammad: A Translation of Isḥāq's Sīrat Rasūl Allāh, (London: Oxford University Press, 1953), PP. 636-637
15. L. Caetani, Annali dell' Iskldm (Milan, 1907), Vol. II (I), p. 452
16. Margoliouth, D. S(Tr.), The Life of Muhammad, A Translation of Ishaq’s Sirat Rasul Allah, (Oxford University Press, 1953), p. 636
17. Watt, Muhammad at Medina, pp. 79-80
18. Caetani, p. 643
19. Watt, Muhammad at Medina, p. I34; Tab., p. 1932, ad-Diyarbakri, Tarikh al-Khamis (Cairo, 1302[A. H.] p. I775
20. Watt, Muhammad at Medina, p. 136
21. 20.W. Montgomery Watt, Richard Bell, Introduction to the Qur'an (Edinburgh University Press, 1963), p. 76.
22. الدیار بکری، حسین بن محمد الحسن، تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس، ص176(خطی نسخہ نیٹ پر موجود ہے، ملاحظہ ہو تاریخ الخمیس فی احوال انفس نفیس. الدیار بکری. 1287ق : Free Download, Borrow, and Streaming : Internet Archive)
23. Watt, Muhammad at Medina, p. 3 5
24. Watt, Muhammad at Medina , p. 136
25. ۔طبری، محمد بن جریر، سید محمد ابراہیم (مترجم)، تاریخ الامم والملوک (اردو)(کراچی، نفیس اکیڈمی، 2004)، ج2، حصہ 2، ص
26. Watt, Medina, p. I39, Tab., p. 1933



OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (Jan-March, 2025)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
February 20, 2025

27. The various accounts are summarized in Shorter Encyclopaedia of Islam, pp. 485-486
28. Ibn Ishak, p. 699; cf. Tab., pp. 1748-I749
29. طبری، محمد بن جریر، سید محمد ابراہیم (مترجم)، تاریخ الامم والملوک (اردو)(کراچی، نفیس اکیڈمی، 2004)، جلد 2، حصہ 2، ص
30. ابن کثیر، ابو الفداء، اسماعیل، محمد اصغر مغل (مترجم) تاریخ ابن کثیر، (کراچی، دار الاشاعت، 2008)
31. Hugh Kennedy, The Prophet and the Age of the Caliphates: The Islamic Near East from the 6th to the 11th Century, (UK, Routledge Publishers, 2022) pp. 47-48
32. ابن خلدون، محمد بن عبد الرحمٰن، حکیم احمد حسین (مترجم) تاریخ ابن خلدون، جلد 1، ص 433، (لاہور، الفیصل ناشران، 2004)
33. جب وہ جنگ سے بھاگنے لگا تو اس کے ساتھیوں نے پوچھا کہ تمہارا فتح کا وعدہ کیا ہوا تو اس نے کہا فی الحال تم اپنے وقار کی خاطر لڑو۔
34. طبری، محمد بن جریر، سید محمد ابراہیم (مترجم)، تاریخ الامم والملوک (اردو)(کراچی، نفیس اکیڈمی، 2004)، ج 2، ص 93


CC BY